گزشتہ سے پیوستہ (قسط ۲)

ایران میں مساجد کی تعمیر کا ارتقاء

آغاز اسلام کے ابتدائی سال میں جو تعمیرات ہوئیں اگرچہ ان کے نشانات اب کم ہی بچے ہیں مگر ان میں سے چند ہی عمارات ایسی ہیں جن کے آثار ابھی تک باقی ہیں۔ اس کے برعکس وہ عمارات جو ساسانی اور سلجوقی دور میں تعمیر کی گئیں، ان میں سے اب بھی بہت سی موجود ہیں۔ ان ادوار کی عمارات کے مشاہدے سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ ان میں کوئی نمایاں فرق موجود نہیں البتہ اسلام کی آمد کے بعد اس میں ضرورتاً بعض حصوں کا اضافہ کیا گیا۔ اسی بنا پر ہمیں چاہئے کہ ان عمارات کو اسی چشم تصور سے دیکھیں جن ادوار سے یہ متعلق ہیں۔ چنانچہ غور کرنے پر ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ساسانی دور کی عمارات کے ارتقاء اور ان کی توسیع کا ہی نتیجہ تھا کہ یہ عمارات بعض اضافات کے ساتھ اسلامی تمدن کے تحت اثر سلجوقی دور میں مساجد کی شکل اختیار کر کے نمودار ہوئیں۔

مجموعی طور پر ایران کی مساجد کو دو دستوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے دستے میں وہ مساجد شامل ہیں جن کا نقشہ طرح اندازی صدر اسلام کی مساجد کے مشابہ ہے اور ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اس دستے کی مساجد کے جو نمونے اس وقت موجود ہیں ان میں یزد کی مسجد اور شہر دامغان کی "فہرج" و "تاریخانہ" قابل ذکر ہیں۔

دوسرے دستے کی عمارات خالص ایرانی طرز تعمیر پر مشتمل ہیں۔

دستہ اوّل کے زمرے میں جو عمارات آتی ہیں، اُن میں بھی ایرانی فن تعمیر کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ان کی تقلید کی گئی ہے۔ چنانچہ ان مساجد میں جو محرابیں بنائی گئی ہیں وہ بیضوی شکل کی ہیں اور یہ وہی قدیم ایرانی طرز تعمیر ہے جس کے نمونے آشور میں پائے گئے 'اشکانی بادشاہوں کے محلات سے لے کر فیروز آباد میں واقع ساسانی خاندان کے شاہی ایوانوں اور طاق کسریٰ (شہر مداین کے خرابات میں "نوشیرواں عادل" کے دالانِ بارگاہ کی محراب) تک میں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اس طرز تعمیر کی مثال ہمیں ان مساجد میں کہیں نظر نہیں آتی جن میں عربی اسلوب فن کاری کو بروئے کار لایا گیا ہے۔

تقریباً پانچویں صدی ہجری کے دوران، ایران میں مساجد کی طرز تعمیر میں تبدیلی واقع ہونی شروع ہوئی' چنانچہ اس تاریخی دور میں ایسی مساجد عام طور پر تعمیر کی گئیں جو مربع بنیاد پر محراب دار برجوں' دوہرے اور چاردرے، دالان در دالان یا صرف ابھرے دالانوں اور محراب دار چارستونی بروج سے ترکیب شدہ نقشے پر قائم تھیں۔

مساجد کے جن نمونوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ہر ایک کی خصوصیات کا یہاں ہم ذکر کریں گے:

الف: شبستانی مساجد

مسجد فہرج کا شمار ان مساجد میں ہوتا ہے جن کی تعمیر پہلی صدی ہجری میں کی گئی تھی۔ یہ مسجد قبلے کی جانب صدر دالان' مرکزی صحن' دالان دار برآمدے اور ان چبوتروں پر مشتمل ہے جو صحن کے اطراف میں بنائے گئے ہیں۔ صدر دالان کی پوشش میں قرینہ وہم آہنگی

کا خاص خیال رکھا گیا ہے' اس کی محرابیں بیضوی شکل کی ہیں اور قبلہ کی جانب درمیانی محراب دیگر جوابی محرابوں کے مقابلے نسبتاً اونچی رکھی گئی ہے۔ مسجد کا فرش ستے اور سنگریزوں کو کوٹ کر بنایا گیا ہے اور جس پر بعد میں سفید چونے کی استرکاری کردی گئی ہے۔

اس دور کی قابل ذکر مسجد شہر دامغان میں واقع تاریخانہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا صدر دالان مستطیل ہے اور مرکز میں مربع صحن جس کے اطراف میں دالان دار برآمدہ ہے اس کی محرابیں کمانی شکل کی ہیں۔ برآمدے کی محرابیں اس کی پشت پر بنی عمودی دیوار سے چسپاں ہیں۔ اس کی تمام محرابیں بیضوی اور کچھ حد تک رکاب کی شکل کی ہیں، اس کے ستون نیز وہ تمام پائے جن پر پوری عمارت کا انحصار ہے خشتی ہیں۔ ان کے

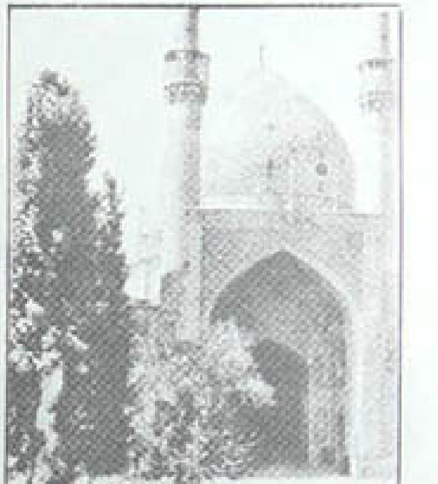

علاوہ پوری عمارت کے دیگر حصوں میں بھی پختہ خشت کا ہی استعمال کیا گیا ہے۔

بہر صورت یہ مساجد ایک طرف تو ان دالان دار مساجد کی میراث ہیں جو صدر اسلام میں بنائی گئی تھیں اور دوسری طرف ان میں وہ

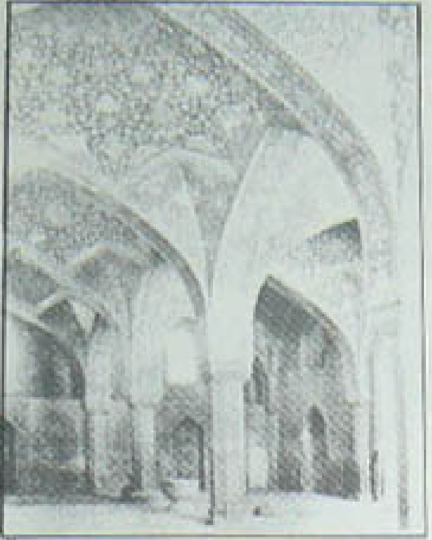

ناقابل انکار شباہت موجود ہے جو اسلام سے قبل ایران میں تعمیر کردہ بعض شاہی محلات (بالخصوص شاہان خاندان ہخامنشی) میں پائی جاتی ہے' ان میں سے بیشتر عمارات چہل ستون یا صد ستون وغیرہ جیسے ناموں سے مشہور ہیں اور ایران میں ان کے جگہ جگہ آثار ملتے ہیں۔

ب: چار محرابی مساجد

ایسی عمارت کو جس کی مربع بنیادی سطح پر، اس کے چاروں ستون، محرابوں کے ذریعے ایک دوسرے سے اس طرح متصل ہوں کہ اوپر دائرے کی شکل اختیار کرلیں اور اس پر گنبد بنادیا جائے، چار محرابی (برج) کہتے ہیں۔ عام طور پر اس کے چشموں کو بند نہیں کیا جاتا تھا۔ اسلام سے قبل عام طور پر ہر آتشگاہ و آتشکدہ کی تعمیر اسی ساخت پر کی جاتی تھی۔ اسلام کی آمد کے بعد، ان میں سے بعض عمارات پائدار ہونے کی وجہ سے چونکہ قائم رہ گئی تھیں، اس لئے مقامی لوگوں نے انہیں عبادت کے لئے مناسب سمجھا۔ چونکہ اس مقصد کے لئے انہیں استعمال کرنے کی غرض سے سب سے پہلے جانب قبلہ چشمے کو تیغہ لگا کر بند کیا گیا اور اس میں محراب بھی نصب کردی گئی۔ اگر دائیں اور بائیں جانب کے چشموں کو باہر کی جانب کسی عمارت سے متصل کرنا مقصود نہ ہوتا تو ان کی بھی تیغہ بندی کردی جاتی اور صرف اسی چشمے کو کھلا رکھا جاتا جو محراب قبلہ کے سامنے ہوتا۔ بعض سرد مقامات پر اس کی کشادگی کو کم بھی کردیا جاتا۔

چار محرابی مساجد میں قدیم ترین "یزد خواست" نامی مسجد ہے۔ اس کے تین چشموں کی تیغہ بندی کے علاوہ باہر کی جانب (مقابل قبلہ) دالان کا بھی اضافہ کردیا گیا ہے' اس مسجد کی عمارت کے متعلق بعض ماہرین فن کی یہ رائے ہے کہ یہ آغاز اسلام کے ابتدائی دور میں یا ساسانی عہد حکومت میں تعمیر کی گئی ہوگی۔

ج: دالان دار مساجد

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ مشرقی ایران اور صوبہ خراسان کے گرد ونواح میں دالان کی ابتدا چہار گوشہ حجرے سے ہوئی۔ اشکانی خاندان کے عہد حکومت میں نیم بیضوی گنبد سے دالانوں کی پوشش' محلات شاہی کی عمارات کا اہم عنصر شمار کی جاتی تھی۔ لیکن ستونوں پر قائم دالان فن تعمیر کے ان عناصر میں شامل ہے جس کے نشانات ایران کے مغرب و شمال میں واقع رہائشی مکانات میں بھی نظر آتے ہیں۔ وہ دالان جن کے در جنوب کی جانب کھلتے تھے گرمی کے موسم میں اور جن کا رخ شمال کی طرف ہوتا تھا وہ سردی کے زمانے میں اس لئے استعمال کئے جاتے تھے کہ دھوپ اچھی طرح اندر آسکے۔

خراسان میں کچھ غیر آباد چھوٹی مساجد کے ایسے آثار دریافت ہوئے ہیں جو صرف دالان اور محراب پر مشتمل تھیں۔ ان میں قبلہ رخ محراب کے سامنے صحن بھی ہوتا تھا جس کے گرد نیچی چار دیواری بھی بناوی جاتی تھی۔ ایسی چھوٹی مساجد عرض میں تقریباً تین گز بنائی جاتی تھیں اور اندر کی جانب تقریباً چھ گز گہری ہوتی تھی۔ چنانچہ تاریخی حقائق کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ اس زمانے میں اس سے زیادہ وسیع مساجد کی ضرورت بھی نہ تھی البتہ بعد کے ادوار میں ان میں وسعت پیدا کی گئی۔

بہر صورت مغربی ایران کے برعکس جہاں گنبد سے ہی مسجد کی اہمیت مشخص ہوتی تھی خراسان اور اس کے گردونواح میں شاندار وپُرشکوہ دالانوں سے ہی مسجدوں، بزرگان دین کے آستانوں اور عیدگاہوں وغیرہ کی شناخت کی جاتی تھی۔

د: چار دالانی مساجد اور وسیع مسجدیں

سلجوقی خاندان کے عہد حکومت میں مذہبی عمارات اور پلوں کی تعمیر کی جانب خاص توجہ دی گئی اور اس وجہ سے مساجد کی طرز ساخت میں بھی ارتقائی تبدیلی واقع ہوئی۔ چنانچہ جو اطلاعات ان کے بارے میں موجود ہیں ان کے مطابق کہا جاسکتا ہے کہ وہ طرز تعمیر جو چار دالانی کے نام سے مشہور ہے مساجد کی ساخت میں ہی تکمیل پذیر ہوئی۔

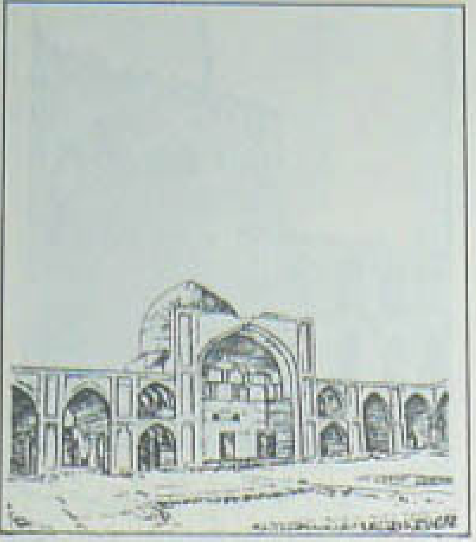

احتمال یہ ہے کہ وہ مساجد جن کی طرز میں تبدیلی واقع ہوئی، ان میں سب سے پہلے مسجد جامع اصفہان تھی جس کی تعمیر ۵۱۶ھ میں مکمل ہوئی۔ چنانچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، اس میں کئی مرتبہ توسیع کی گئی، جس کے شاہد وہ ستون ہیں جو دیلمی خاندان کے دور حکومت میں تیار کئے گئے تھے۔

مساجد کی طرز تعمیر، اس کی جزئیات نیز آرائش و زیبائش میں مسلسل ارتقائی تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ ایلخانی خاندان کے دور حکومت میں عہد گذشتہ کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے، عمارت مسجد کی بلندی، پیشطان وسردر کی زیبائی اور اس کے دیگر عناصر میں فن لطافت کی جانب خاص توجہ دی گئی۔ اس خاندان کے دور حکومت میں گذشتہ ادوار کے مقابلے دالان نسبتاً کم چوڑے مگر اونچے بنائے گئے۔ مسجد کی عمارت زیادہ بلند بنانے کی غرض سے گنبدوں میں عمودی دھاریاں بنائی جاتی تھیں۔ چنانچہ یہ ارتقائی تبدیلی صفوی خاندان کے دور حکومت تک جاری رہی۔ اس خاندان کے عہد میں بہت سی عمارات، جن میں مساجد بھی شامل ہیں، چار دالانی طرز تعمیر پر بنائی گئیں۔

مجموعی طور پر چار دالانی طرز تعمیر مرکزی صحن، چار دالانی عمارت، وسطی گنبد خانہ، صدر دالان اور دیگر ملحقات پر مشتمل ہوتی تھی۔ اور یہی وہ طرز تعمیر تھی جسے مساجد کی ساخت میں پُرشکوہ ترین طرز تصور کیا جاتا تھا۔ اس طرز تعمیر کو نہ صرف مساجد بلکہ مدارس اور کاروانسرا جیسی عمارات میں بھی استعمال کیا گیا۔ یہ طرز تعمیر دیدہ زیب ہونے کے باعث صرف ایران کی حدود تک ہی محدود نہ رہی بلکہ بعض اسلامی ممالک میں بھی، اسے بعض علمی مدارس کی تعمیر کے لئے پسند کیا گیا چنانچہ اہل سنت کے چاروں فقہی مکاتب میں سے ہر ایک نے ایک دالان کو اپنے مسلک کی تدریس کے لئے مخصوص کرلیا۔

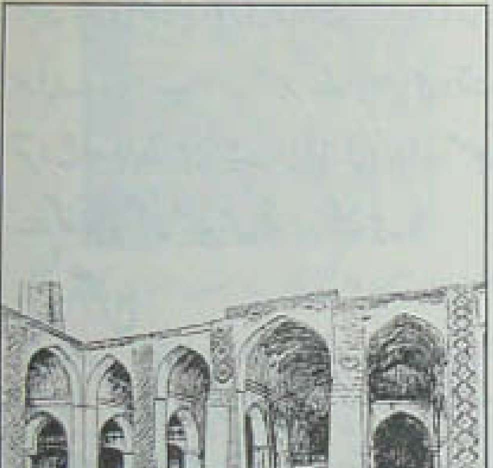

مساجد کے اجزاء و عناصر

الف: صدر دروازہ:

صدر دروازے کا شمار عمارت مسجد کے اصلی عناصر میں کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی ساخت

میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے کہ اسے دیکھ کر فوراً ہی مسجد کی شناخت کی جا سکے اور اس میں وہ کشش پیدا کی جائے کہ لوگ اس کی جانب رغبت سے آئیں۔ اس کی مختلف ابعاد میں بلندی کی طرف خاص توجہ دی جاتی تھی۔ تاکہ لوگ وہاں توقف کریں اور مسجد میں داخل ہونے سے قبل، ان مستحب ادعیہ اور آیات قرآنی کی تلاوت کریں جو اس پر کندہ یا تحریر کی گئی تھیں۔ جس کے پس پردہ یہ مقصد کار فرما ہوتا ہے کہ عابد و نماز گزار لوگوں کے دلوں میں مسجد میں داخل ہونے سے قبل ہی پاکیزگی اور صفائی باطنی کے جذبے کو منور کیا جا سکے۔

یہ مسلمہ امر ہے کہ ہر مسجد کی تعمیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ اس کی سمتِ پیشانی جانب مکہ ہو۔ چنانچہ قبلہ کی جانب سمت مجموعی طور پر، پوری عمارت مسجد پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آداب داخلۂ مسجد کے احکام اسی وقت شروع ہو جاتے ہیں جیسے ہی نمازی دروازۂ مسجد سے گذر کر صحن مسجد میں قدم رکھتے ہیں۔

ب: صحن

مسجد کی عمارت میں صحن کا شمار اس کے اہم عناصر میں ہوتا ہے۔ دراصل یہی وہ عنصر ہے جو دروازۂ مسجد کو صدر دالان اور گنبد خانہ سے متصل کرتا ہے۔ صحن مسجد عام طور پر مربع یا اس طرح مستطیل شکل کے بنائے جاتے ہیں جو بادی النظر میں مربع معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی وسیع و کشادہ زمین پر متوازی جانب قبلہ عمودی خطوط بھی مرتب کر دئے جاتے ہیں تاکہ گرمی کے

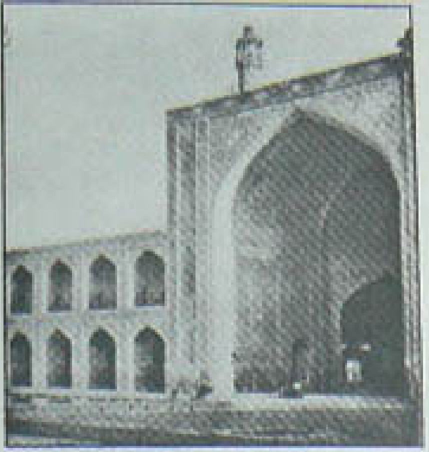

موسم میں یہاں نماز باجماعت ادا کی جا سکے۔ صحن کی ترتیب میں سمتِ قبلہ کو خاص اہمیت دی جاتی ہے جو مسجد کی پوری عمارت پر نظر انداز ہوتی ہے۔ اکثر و بیشتر کوشش کی جاتی ہے کہ صحن کے کسی بھی گوشے میں کوئی خم یا کجی نہ رہے۔ اس کے علاوہ صحن کے وسط میں معمولاً حوض بھی بنایا جاتا ہے۔

ج: صدر دالان

یہ باجماعت نماز ادا کرنے کی وہ جگہ ہے جسے عمارت مسجد کے تمام عناصر میں اہم مقام حاصل ہے۔ صدر دالان کا ماحول کئی اعتبار سے قابل ملاحظہ ہے۔ جن میں سب سے زیادہ اہم اس کی وہ اقلیدسی شکل ہے جس کی طرح اندازی دائرے اور مربع سطح پر کی جاتی ہے۔

د: مقصورہ و محراب

عمارت مسجد میں مقصورہ (پیش امام کی خصوصی مصلی گاہ) اور محراب کا اضافہ اموی خاندان کے عہد میں ہوا۔ مقصورہ کے وجود میں آنے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ کسی نے معاویہ ابن ابی سفیان پر حملہ کر کے زخمی کر دیا' موصوف نے

اپنی جان کی حفاظت کی غرض سے حکم دیا کہ اطراف محراب کٹہرا اس طرح بنایا جائے کہ کوئی شخص محراب کے نزدیک نہ آسکے۔ بعض مورخین نے مقصورہ کا موجد مروان بن حکم کو قرار دیا ہے۔

جس وقت ولید نے مسجد مدینہ کی تعمیر کے لئے اقدام کیا تو حکم دیا کہ قبلہ کی جانب دیوار کے وسط میں کھانچے کی گنجائش رکھی جائے چونکہ اس کی شکل محراب کلیسا سے مشابہ تھی، اس لئے ابتدا میں بعض حضرات نے اس کی مخالفت کی لیکن کچھ عرصے بعد محراب کی ساخت کا مساجد میں عام رواج ہو گیا۔

عام طور پر مسلمان جانتے ہیں کہ مسجد میں پیش امام کی مصلی گاہ کو محراب کہتے ہیں۔ حالانکہ قبلہ رخ دیوار کے اندر اس کی نیم دائرہ یا نیم شش پہلو شکل کا اہتمام بعد کے ادوار میں کیا گیا۔

پوری عمارت مسجد کی سطح کا ہموار ہونا اس لئے ضروری ہے کہ تمام عبادت گزار پورے اطمینان کے ساتھ نماز باجماعت ادا کریں۔ اگر مصلی گاہ پیش امام اور نمازیوں کی صف میں بلندی کے اعتبار سے فرق، محراب کا نمازیوں کی

صف سے آگے ہونا اور مصلی گاہ پیش امام کا دالان مسجد کی سطح سے قدرے نیچا بنایا جانا ایسے امور ہیں جن کا تعلق مذہبی وفقہی مسائل سے ہے۔

ھ: منار

عمارت مسجد کے اصل عناصر میں منار (مینار) بھی شامل ہے۔ جس کی مختلف خصوصیات بتائی گئی ہیں۔ منار کی ساخت ستون اور گلدستہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ عام طور پر اس سے "مأذنہ" (گلدستہ اذان) کا کام لیا جاتا ہے (جہاں سے مؤذن اذان کے ذریعہ لوگوں کو مسجد میں نماز میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے) دراصل مأذنہ کو آغاز اسلام سے ہی خاص اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ رسول خدا حضرت محمد مصطفیؐ کے زمانۂ حیات میں ہی مؤذن بلند ترین چھت پر جاکر اذان دیا کرتے تھے۔ اس خیال کے پیش نظر کہ مؤذن اونچی جگہ سے اذان دے، مسلمانوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ مأذنہ ایسی جگہ بنایا جائے جو عمارت مسجد سے اونچا اور اس سے ہی متصل ہو تاکہ ہمیشہ اسی جگہ سے اذان دی جاسکے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ابتدا میں منار بہت سادہ بنائے جاتے تھے مگر بعد میں ان کا بتدریج ارتقا ہوا تو ان میں زینت کاری کا عنصر غالب آنے لگا۔

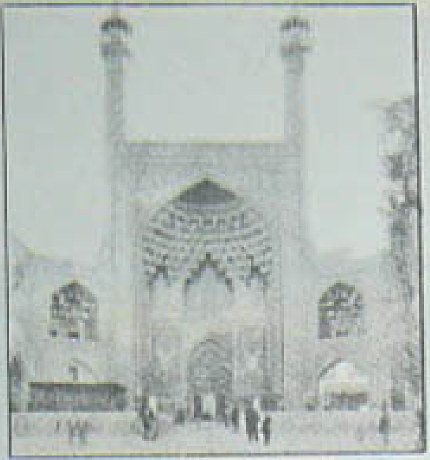

ایران کے شہروں کی روایتی طرح اندازی میں منار کو شہر کی علامت تصور کیا جانے لگا۔

و: منبر

عمارت مسجد کے عناصر میں منبر کا ہونا بھی لازمی ہے اور اس کے بنانے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی تاکہ نماز سے قبل یا بعد اجتماع، نمازیوں کو مختلف دینی، اجتماعی اور اقتصادی امور سے مطلع کیا جاسکے۔ چونکہ امور کا مسلمانوں کے سامنے واضح وروشن کیا جانا اسلام کے اہم اجتماعی عوامل ہے، اس لئے منبر عمداً محراب کے قریب ہی مصلی گاہ پیش امام کے نزدیک بنایا جاتا ہے تاکہ تمام نمازیوں کی نظر وہاں تک پہنچ سکے جہاں سے اہم ترین فرض اسلام یعنی فریضۂ نماز ادا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان مسائل کا سننا نیز علم حاصل کرنا خود عبادت ہے اور تلاش حق کا بھی ذریعہ بھی ہے۔ چنانچہ پند وعظ سنتے وقت بھی لوگوں کا رخ جانب قبلہ ہی ہوتا ہے۔

ز: حجرہ

اسلامی افکار میں علم ومعرفت کو بالاترین مقام حاصل ہے اور یہ بھی امر مسلمہ ہے کہ اس کی بھی سمت مقرر ہونی چاہئے۔ جس طرح صدر اسلام میں پوری عمارت مسجد کو نماز گزاری کے علاوہ، پیغمبر اکرمؐ، آئمہ معصومینؑ، علمائے دین نیز طبقۂ دانشوران، درس وتدریس، تحصیل علم اور کسب دانش کے لئے ہمیشہ استعمال کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اندرون مسجد ہی طلبائے علوم دین نے معرفت وسلوک کی منازل طے کی ہیں اور اسی مقصد کے تحت آج بھی مساجد کے اطراف وجوانب میں حجروں کی تعمیر کی جاتی ہے۔

اندرون مسجد واقع حجرے صدر دالان سے قطعی علٰحدہ بنائے جاتے ہیں اگرچہ اسلام کے ابتدائی عہد میں حجرے اس طرح تعمیر کئے جاتے تھے کہ صدر دالان میں نیز اس کے دو جانب نمازیوں کی سیدھی صف بن سکے مگر بعد کے ادوار میں انہیں صدر دالان سے علٰحدہ کردیا گیا اور آج بھی عام طور پر اس دستور کی پیروی کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆